سلام

کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی
اپنے دولہے سے ہو کر جدا وہ چلی

نہ تو شربت نہ پانی کا قطرہ ملا
ہائے دولہا کے سر پر نہ سہرا سجا
دو گھڑی کی بھی جس کو نہ راحت ملی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

رو رو کہتی تھی کیسے رہوں تیرے بِن
بولے دولہا ملینگے قیامت کے دن
آج تم سے یہ میری جدائی بھلی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

مہندی ہاتھوں کی اب تک نہ سوکھے جہاں
بن کے دولہن تو بیوہ ہوئی ہے وہاں
باغ اجڑا ہے مرجھائی نازُک کلی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

شمر آ کر طمانچے لگانے لگا
بابا کا سر دِکھا کے ستانے لگا
آؤ آؤ مدد کو اے مولٰی علی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

جاتے جاتے نہ بابُل سے مِل پائی وہ
آج سینہ سے لگ کر نہ رو پائی وہ
شہزادی تھی شہ کی جو نازوں پلی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

ننگی پیٹھ کے اونٹوں پہ ہو کے سوار
جس کی تھامی تھی زین العبا نے مُہار
چھائی تھی جس کے دل پر بڑی بے کلی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

بالوں سے مُنھ چھپایا ہے چادر نہیں
کانوں سے خون بہتا ہے گوہر نہیں
یوں ہی پھرتی رہیگی گلی در گلی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

اب اندھیروں میں زنداں کے ہوگی بسر
ہوگی معلوم جس جا نہ شام و سحر
نہ ہی ہوگی میسّر فضائیں کھُلی
کربلا سے لو دولہن وداع ہو چلی

دل میں اپنوں سے بے حد بچھڑنے کا غم
اور تن پر ہے درّوں کے تازہ زخم
کیا کیا صدمہ اٹھائیگی یہ دل جلی
کربلا سے لو دولھن وداع ہو چلی

شہ مفضّل یوں شادی کا کرتے بیاں
ہوتا ہے ہوبہو وہ ہی منظر عیاں
تھے وہیں پر یہ حاضر خدا کے ولی
کربلا سے لو دولھن وداع ہو چلی

کر تو حامد ہمیشہ یہ رب سے دعاء
تا قیامۃ رہے شاہ سیف الھدا
جن کے دم سے یہ دعوۃ ہے پھولی پھلی
کربلا سے لو دولھن وداع ہو چلی

عبدِ سیدنا المنعام طعش
حامد حسین ابراھم بھائی رسّا والا، اودیپور